Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۳۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | ہفتہ: ۲۰-شعبان ۱۴۱۳ھ، ۱۳-تبلیغ ۱۳۷۲ہش، ۱۳-فروری ۱۹۹۳ء | نمبر ۳۷

خدا کے ارادے تمہارے ارادے ہو جاویں

پس تم ایسے ہو جاؤ کہ خدا تعالیٰ کے ارادے تمہارے ارادے ہو جاویں۔ اسی کی رضا میں رضا ہو۔ اپنا کچھ بھی نہ ہو سب کچھ اسی کا ہو جاوے۔ صفائی کے یہی معنی ہیں کہ دل سے خدا تعالیٰ کی عملی اور اعتقادی مخالفت اٹھا دی جاوے۔ خدا تعالیٰ کسی کی نصرت نہیں کرتا جب تک وہ خود نہیں دیکھتا کہ اس کا ارادہ میرے ارادے اور اس کی مرضی میری رضا میں فنا نہیں ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۵۴)

بوسنیا کے فنڈ میں جماعت احمدیہ کو دل کھول کر آگے قدم بڑھانا چاہیئے

ساری دُنیا میں احمدیت کی ایک ہی شکل و صورت ظاہر ہونی چاہیئے

مجھے یقین ہے کہ مَیں اللہ کی توفیق سے نظام جماعت کے سارے معاملے ہموار کردُوں گا

بھارت، افریقہ، رُوس فنڈ میں وصولی میں کمزوری ہے۔ اسے دُور کریں

خطبہ جمعہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز۔ جو ۲۹۔ صلح ۱۳۷۲ ہش (۲۹-جنوری ۱۹۹۳ء) کو مواصلاتی رابطے پر بیت الفضل لندن سے دنیا بھر میں براہ راست نشر ہُوا

یہ خطبہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

بدیوں میں مستقل لوگ مہلت ملنے پر بھی بدیوں میں بڑھتے ہیں

"(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اے ایمان لانے والو تمہیں تمہارے اموال اور اولادیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو بھی ایسا کرے گا۔ وہ وہی لوگ ہیں جو گھاٹا پانے والے ہونگے۔ اور خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے۔ اور پھر وہ یہ کہے کہ اے میرے رب تُونے کیوں نہ مجھے تھوڑی سی مدت اور مہلت دے دی تاکہ مَیں تصدیق کرتا اور نیک اعمال کرنے والوں میں سے ہوتا۔ (—) جب خدا کی تقدیر کا فیصلہ آجاتا ہے تو پھر خدا اس کو تبدیل نہیں کیا کرتا۔ وہ اجل جو کسی کی موت کے لئے مقرر فرما دی گئی ہے۔ جب وہ آتی ہے تو پھر اس میں کوئی تاخیر نہیں ہُوا کرتی۔ (—) اللہ تعالیٰ ان باتوں سے خوب اچھی طرح واقف ہے جو تم کرتے ہو۔

پچھلے خطبے میں جو آیت کریمہ مَیں نے آپ کے سامنے رکھی تھی۔ اس کا مضمون ان لوگوں سے تعلق رکھتا تھا جو خدا کی یاد پر دنیا کے اموال اور دنیا کی نعمتوں کو آگے بڑھانے میں زیادہ مصروفِ عمل رہتے ہیں اور خدا کی یاد پر دنیا کو ترجیح دیتے ہیں اور خدا سے غافل ہو جاتے ہیں۔ ان کا کیا انجام ہے اس کا پہلے ذکر گذر چکا ہے۔ ان کو دنیا کی دُوڑ خدا کی طرف جانے سے غافل کر دیتی ہے، فرمایا اے ایمان لانے والو! تم ایسے نہ بننا۔ کیونکہ اگر تم بھی خدا کی راہ میں آگے بڑھنے سے اس لئے غافل رہ گئے کہ تمہاری اولاد اور تمہارے اموال کے تقاضے تمہیں دوسری طرف بلاتے ہیں۔ تو لازماً تم بھی گھاٹا پانے والوں میں سے ہوگے۔

یہ وہ مضمون ہے جس کو قرآن کریم میں مختلف جگہوں پہ مختلف رنگ میں بیان فرمایا گیا ہے۔ یہاں اس کے معاً بعد اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ دیکھو ایک ایسا وقت آنے والا ہے جب تم میں سے ہر ایک پر موت آئے گی اور وہ وقت ہے جو ٹالا نہیں جا سکتا اس وقت کے بعد اس دنیا کا حساب اس دنیا میں منتقل ہونے کا وقت آجاتا ہے۔ جو تم پہلے خرچ نہیں کر سکے۔ پھر اس کے خرچ کرنے کا کوئی سوال باقی نہیں رہتا۔ اس لئے یہ نہ ہو کہ تم پر ایسی حالت میں موت آئے کہ تم اللہ تعالیٰ سے تقاضا کرو۔ کہ اے خدا! کیوں نہ تو نے ہمیں کچھ مدت کے لئے اور مہلت دے دی ہوتی۔ کیوں نہ کچھ دیر کے لئے تو نے اور مہلت دے دی۔ اگر تو مہلت دیتا تو ہم بھی اچھے کام کرتے۔ ہم بھی نیکیوں میں آگے بڑھتے۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے دو طرح دیا۔ اوّل یہ کہ جب خدا کی طرف سے مقررہ آخری وقت آجائے تو اس میں کوئی تبدیلی نہیں کوئی اس وقت کو ٹال نہیں سکتا نہ خدا تعالیٰ اس کو آگے بڑھائے گا۔ دوسرا جواب ہے (—) جہاں تک تمہارا یہ کہنا ہے کہ مہلت مل جاتی تو ہم اچھے کام کرتے تو یہ جھوٹ ہے۔ اگر ایسی بات ہوتی تو خدا ضرور مہلت دیتا۔ (—) اللہ تمہارے اعمال سے اتنا گہرا باخبر ہے کہ اُن اعمال پر نظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ فرمایا گیا ہے۔ اس لئے یہ وہم کہ اگر ہمیں اور مہلت ملتی تو اور ہم نیکیاں اختیار کرتے جھوٹ ہے۔ اس لئے آگے مہلت نہیں دی جا رہی کہ اللہ کا احسان ہے۔ کیونکہ ایسے لوگ جو بدیوں پر مستقل ہو چکے ہوں وہ مہلت ملنے پر بدیوں میں بڑھا کرتے ہیں۔ پس یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی سختی نہیں ہے بلکہ نرمی اور احسان کا سلوک ہے۔ جتنی بدیاں کر لی گئیں انہی پر آخر پر اکتفا کرنے کا موقعہ عطا فرما دیا۔ ورنہ انسان کو مزید زندگی ملتی تو وہ ان بدیوں پر اکتفا نہ کرتا بلکہ اور آگے بڑھتا چلا جاتا۔

روحانی بینکنگ سسٹم پر عامل جماعت

یہ وہ مضمون ہے جسے جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیش نظر رکھے ہوئے ہے۔ اور دنیا میں ایسی کوئی جماعت نہیں جو خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی اس دنیا کی زندگی میں آخرت کی زندگی کے لئے اموال آگے بھیج رہی ہے۔ وہ مال جو یہاں خرچ کرتی ہے وہ دراصل آخرت میں منتقل ہو رہے ہیں۔ یہ ایک روحانی بینکنگ سسٹم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے اور اسی ذریعے سے اموال دوسری طرف میں منتقل ہو سکتے ہیں اور کوئی ذریعہ نہیں۔ اموال منتقل کرنے کے متعلق اس سے پہلے بھی دنیا نے غور کیا ہے اور کچھ حل تلاش کرنے کی کوشش کی ہے۔ فراعینِ مصر کے علاوہ اور بھی ایسے رواج دنیا میں پائے جاتے تھے کہ مرنے والوں کے ساتھ ان کے مال و دولت بلکہ بعض دفعہ زندہ غلاموں کو مار کر ساتھ دفن کر دیا جاتا تھا کہ یہ اگلے جہان میں منتقل ہو جائیں اور جانے والا خالی ہاتھ نہ جائے۔ کیسی جاہلانہ اور ناکام کوششیں تھیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے نظام میں بھی ایک ٹیرف لگا ہوا ہے۔ ایک ٹیرف پوسٹ ہے۔ امیگریشن کی جس طرح پوسٹ ہوتی ہیں۔ اور کسٹمز کی پوسٹ ہوتی ہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے موت کو ایک ایسی پوسٹ بنا دیا ہے۔ جس کے آگے نہ بغیر اجازت کوئی جا سکتا ہے نہ بغیر منظوری کے کوئی مال وہاں سے گذر سکتا ہے۔ لیکن مال کے انتقال کے لئے ایک بینکنگ سسٹم ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو قرضہ حسنہ کو دینے کا نظام ہے۔ اور قرضہ حسنہ خدا تعالیٰ نے جو فرمایا اس کے دو معانی ہیں۔ اوّل یہ کہ اس دنیا میں بھی خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو ضرور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے۔ اور خدا کو خدا کے نام پر کچھ دینے والا اِس دنیا میں بھی خالی ہاتھ بغیر ادائیگی کے نہیں رہا کرتا۔ بلکہ عام محاورے میں جو کہا جاتا ہے کہ دہ دنیا ستر آخرت کچھ ویسی ہی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کیفیت ہوتی ہے۔ بہت سے مالی قربانی کرنے والے جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو کچھ دیا اس سے بہت زیادہ بڑھا کر خدا نے اسی دنیا میں واپس کر دیا۔ لیکن جو حساب ہے وہ پھر بھی قائم رکھا اور آخرت پر اس حساب کو ٹال رکھا ہے۔ فرمایا کہ یہاں جو ہم تمہیں دیتے ہیں وہ تو صرف ایک نیکی کا مزا چکھانے کی خاطر ہے جو اصل میں واپس ہوگا۔ وہ آخرت میں ہوگا (—)

جو دنیا میں نیکی نہ کرے اسکے مرنے کے بعد اولاد کی نیکی اسکے حق میں قبول نہ ہوگی

وہ لوگ جو اس دنیا میں کوئی نیکی نہ کما سکے بلکہ بدیوں کے انبار سر پر لادے ہوئے اُس دنیا میں چلے گئے ان کو خدا تعالیٰ یہ فرمائے گا کہ اب کوئی وقت نہیں ہے خرچ کا۔ اب اگر تم سونے کے پہاڑ بھی لے آؤ۔ زمین جیسی بھری ہوئی وادیاں دولت کی اور اُس سے بھی بڑھ کر جو کچھ زمین اور آسمان میں ہے۔ سب کچھ خرچ کرنے کا ادعا بھی کرو تب بھی وہ قبول نہیں ہوگا۔ تو ظاہر ہے کہ ان کے پاس تو وہاں کچھ بھی نہیں ہوگا۔ ان کے پاس تو ایک کوڑی بھی نہیں ہوگی۔ کیونکہ جو آگے بھیجنے والے ہیں وہ بھی اور جو نہ بھیجنے والے ہیں وہ بھی مالک یوم الدین کے سامنے بالکل خالی ہاتھ ہونگے۔ کیونکہ ابھی حساب کرنے کا وقت ہے حساب چکانے کا وقت نہیں۔ حساب کے دوران ان کو یہ خبر دی جائے گی کہ تمہارا حساب تو کچھ بن سکتا ہی نہیں کیونکہ دنیا میں جس نے جمع نہیں کرایا وہ آخرت میں جمع نہیں کروا سکتا۔ اور دنیا میں واپس جانے کا وقت کوئی نہیں اس لئے یہ ایک محاورۃً فرمایا گیا ہے کہ اگر سونے کے پہاڑ ہوں اور زمین و آسمان کے برابر دولتیں ہوں جو کچھ تم خرچ کر دو گے تب بھی اس وقت تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔ اس کا ایک معنیٰ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ان کی اولادیں اگر ان کے بعد کوئی خرچ کریں تب بھی ان کی جزاء ان کو نہیں پہنچے گی۔ چنانچہ اس مضمون پر میں نے غور کر کے دیکھا ہے۔ (—) وہ نیکیاں جو انسان زندگی میں کرتا رہا ہو۔ وہ وعدے جو نیکیوں کے وعدے تھے اور خلوص نیت سے کئے گئے وہ پورا نہ کر سکا ہو۔ (—) ایسا شخص وہ نیکیاں جو وہ زندگی میں کیا کرتا تھا یا کرنا چاہتا تھا وہ اولاد کرے تو اس کی جزاء مل جائے گی۔ (—) یہ وہ نظام ہے جو خدا تعالیٰ نے عالمی روحانی بینک کا یا بین العالم روحانی بینک کا رکھا ہوا ہے اور اس مضمون کو مختلف رنگ میں خدا تعالیٰ ہمارے سامنے پھیر پھیر کر بیان فرماتا ہے۔ (—) اس میں فرمایا موت سے پہلے جو خرچ کرنا ہے کر لو اور یاد رکھو موت کا وقت آئے گا تو ٹل نہیں سکے گا۔ اور اس کے بعد تمہارا یہ کہنا بیکار ثابت ہوگا کاش اے خدا تو ہمیں مہلت دیتا تو ہم کچھ کر لیتے اور اس حساب کو آج اس دنیا میں منتقل ہوا دیکھ لیتے۔ یہ مضمون ہے جو اس میں معنی کے لحاظ سے شامل ہے۔

اللہ کی خاطر خرچ کرنے والی خوش نصیب جماعت

جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ خوش نصیب جماعت ہے کہ جسے خدا تعالیٰ اس دنیا میں خرچ کی توفیق بخشتا ہے اور محض اللہ کی خاطر خرچ کرنے کی توفیق بخشتا ہے اور خود جو خرچ کرنے والے ہیں اس حال میں دنیا سے گذرتے ہیں کہ ان کے خرچ کی تمنائیں باقی رہ جاتی ہیں اور موت اس سے پہلے ان کو آن لیتی ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے جب یہ تحریک کی جاتی ہے کہ ان کی اولادیں ان کے نام پر خرچ کریں تو یہ کوئی نئی جاری کرنے والی رسم نہیں ہے (—) اور اس کے متعلق ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ نیکی کرنے والوں کی نیکیوں کو بعد میں جاری رکھنا اولاد کے حق میں بھی اچھا ہے اور ان کے حق میں بھی جو گذر چکے۔

کبھی جماعت نے بحیثیت جماعت مایوس نہیں کیا

اب میں مالی تحریکات کے متعلق کچھ تفصیلات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ جو مستقل مالی تحریکات ہیں ان کا ذکر تو سال کے سال وقتِ مقررہ پر ہوتا رہتا ہے۔ کچھ متفرق تحریکات ہیں جو کچھ عرصہ چلتی ہیں اور پھر مکمل ہو کر ماضی کا حصہ بن جاتی ہیں اور پھر ان کی جگہ نئی تحریکات لیتی ہیں۔ جماعت احمدیہ کا مالی نظام مضبوط ڈوریوں سے بٹے جانے والے ایک رسّے کی سی شکل اختیار کر چکا ہے۔ ایک تحریک ختم ہونے سے پہلے دوسری شروع ہو چکی ہوتی ہے۔ اس کے ختم ہونے سے پہلے ایک اور شروع ہو چکی ہوتی ہے۔ اس طرح مختلف ڈوریوں سے رسّا بٹا جاتا ہے کہ ہر ڈوری کا سرا کسی نہ کسی جگہ پیچھے رہ جاتا ہے لیکن رسّا اسی طرح مضبوطی سے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اور ان معنوں میں جماعت احمدیہ کا رسّا خدا کی طرف لے جانے والا رسّا ہے خدا کی خاطر مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ وہ مختصر وقت کی تحریکات جو چند سالوں پر محیط ہوتی ہیں۔ ان کا ذکر کچھ عرصے سے نہیں کیا گیا اور اسی کے نتیجے میں جماعت کسی حد تک ان سے غافل ہوئی۔ کلیۃً تو نہیں جیسا کہ میں حساب آپ کے سامنے رکھوں گا۔ لیکن جن تحریکات کا بار بار ذکر نہ کیا جائے یاد نہ دلائی جائیں ان سے عموماً غفلت ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور یہ غفلت زیادہ تر عہدیداروں سے ہوتی ہے۔ میرا یہ بڑا وسیع تجربہ ہے کہ جماعت کو جب توجہ دلائی جائے تو ضرور بڑی شان سے بڑی (ایمان والی) شان سے اس پر لبیک کہتی ہے اور کبھی بھی جماعت نے بحیثیت جماعت مایوس نہیں کیا۔ پیغام پہنچانے والے سو جایا کرتے ہیں۔ ان کو تھک کر نیند آ جاتی ہے۔ اس پہلو سے یہ جو نیا نظام ہمیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے یہ (اللہ نے چاہا تو) بہت ہی برکتوں والے نتیجے پیدا کرے گا۔ کیونکہ آواز در آواز بات پہنچنا اور بات ہے وسیلوں کے ذریعے پیغام ملنا اور بات ہے اور براہِ راست جس نے تحریک کی ہو اس کی زبان میں اس کے جذبات کے ساتھ اس کا منہ دیکھتے ہوئے بات سنتے ہوئے جو دل کی کیفیت ہے وہ اور ہی کیفیت ہوا کرتی ہے۔ ناممکن ہے کہ سلسلہ در سلسلہ جس طرح پیغام پہنچائے جاتے ہیں وہ اسی طرح پوری قوت کے ساتھ پہنچ سکیں اور اسی طرح دل کی گہرائیوں میں اتر سکیں جس طرح پیغام وہ شخص جو دینے والا ہے اپنی زبان میں دے رہا اور اس کے آثار بھی اور اس کی تصویر بھی دکھائی دے رہی ہو اور ایک ذاتی تعلق قائم ہو رہا ہو تو اس کا اثر بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔

مالی نظام میں بھی انقلاب برپا ہوگا

اب اللہ کے فضل سے یہ جو رابطہ ہے یہ بڑھتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ مالی تحریکات میں بھی عظیم انقلاب برپا ہوگا ورنہ جو دور دراز کے علاقے ہیں خواہ وہ ہندو پاکستان میں ہوں یا گھانا یا نائیجیریا میں ہوں ان تک بات پہنچتے پہنچتے بہت مدھم پڑ جاتی تھی (پاکستان ہندوستان میں چندوں کا جو نظام رائج ہے۔ یہ نظام اور ممالک میں رائج کرنے کیلئے مثلاً افریقہ کے بعض ممالک میں جب چندے کے بارے میں یہ فیصلے ہو رہے تھے) تو ان کے امراء نے بڑی پریشانی کا اظہار کیا کہ ہمارے ملک میں تو یہ چیز نہیں چل سکے گی۔ ہم تو سال میں ایک دفعہ تحریک کرتے ہیں یا دو دفعہ جب بھی بڑے اجتماعات ہوں اور وہاں جھولیاں پھیلا دی جاتی ہیں چادریں بچھا دی جاتی ہیں۔ اور لوگ بڑھ بڑھ کر ایک دوسرے سے ان چادروں پر دولت نچھاور کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہی طریقہ ہے جو جاری رہ سکتا ہے۔ ہمارے مزاج کے مطابق ہے۔ میں نے ان سے کہا آپ کا ایک ہے افریقی مزاج اور ایک ہے دینی مزاج۔ افریقی مزاج پاکستانی مزاج سے مختلف ہوگا۔ لیکن دینی مزاج مختلف نہیں ہو سکتا اور ہم جو چندے دیتے ہیں وہ دینی مزاج کے مطابق دیتے ہیں اور جو عالمی نظام جاری کرنا چاہتے ہیں وہ دینی مزاج کے مطابق جاری کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ملکی اور قومی مزاج کو سامنے رکھ کر نیکی کی تحریکات چلائی جائیں تو ساری دنیا میں (احمدی جماعتیں) بٹ کر الگ الگ ہو جائیں۔ جس طرح مذاہب میں تفرقے پڑتے چلے گئے تھے اور فرقے وجود میں آتے رہے ایک جگہ کے احمدی کی روحانی شکل اور بن جائے اور دوسری جگہ کے احمدی کی روحانی شکل کچھ اور بن جائے گی۔ اس لئے ان کے سب خوف و ہراس کے باوجود میں متاثر نہیں ہوا۔ بلکہ ایک ملک میں تو میں نے مجبور کر کے حکماً یہ نظام جاری کروایا۔ اس عہد کے ساتھ کہ تمہاری جتنی کمی ہوگی وہ میں پوری کروں گا۔ لیکن ساری دنیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے احمدی کی ایک ہی شکل ظاہر ہونی چاہیئے۔ ایک ہی صورت ظاہر ہونی چاہیئے۔ خدا کے بندے خدا کے حضور ایک قوم کی صورت میں ابھریں۔ (ــ) ایک ملّت کی شکل میں آئیں (ــ) روحانی مزاج کے لحاظ سے روحانی عادات کے لحاظ سے روحانی اداؤں کے اعتبار سے ان میں کوئی فرق دکھائی نہ دے۔ یہی مقصد میرے پیش نظر تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور جہاں جہاں یہ تجربے ہوئے پہلے ہی سال میں خدا کے فضل سے ان کی توقعات سے بہت بڑھ کر آمدن شروع ہوئی اور اب دوسرے دَور میں مَیں نے یہ توجہ شروع کی کہ فرداً فرداً اسی طرح ان کے ہر گاؤں کی الگ الگ فہرستیں تیار ہوں اور ہر قسم کے چندوں کے نام لکھ کر ان کے آگے چندہ دہندہ کا چندہ لکھا جائے۔ اور یہ جو نظام ہندو پاکستان میں رفتہ رفتہ عروج پذیر ہوا ہے رفتہ رفتہ ترقی پذیر ہوا ہے، اس کے مطابق ساری دنیا کے احمدی اسی ایک ہی رنگ میں رنگین ہو کر مالی قربانی کریں۔ تو اس کے بھی خدا کے فضل سے اچھے نتائج نکلنے شروع ہوئے ہیں۔

دنیا بھر میں یکساں نظام جاری کرنے ہونگے

ابھی پچھلے چند دنوں کی رپورٹوں میں افریقہ سے اطلاع ملی ہے کہ جب ہم نے گاؤں گاؤں میں فہرستیں بنوا کر رجسٹر تیار کروا کر چندے دینے کی مہم چلائی تو دیکھتے دیکھتے چندہ کہیں سے کہیں پہنچ گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ عالمی امتِ واحدہ کے بننے کے ساتھ ایک نظامِ واحد بنے گا۔ (ــ) اس لئے یہ سارے نظام یکساں ساری جگہ میں جاری کرنے ہونگے۔ خدام الاحمدیہ میں بھی یہی شکل اختیار کی گئی۔ انصار اللہ میں بھی اور اسی طرح لجنہ میں بھی۔ پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے تینوں ذیلی تنظیموں کے علاوہ سب سے اہم مرکزی شوریٰ کا نظام بھی تمام ملکوں میں نافذ کیا گیا۔ اور جب بھی امارتوں کو آزاد کیا گیا ہے اُس پرانی رَٹ سے جس پر پہلے کام چل رہے تھے تو بعض دفعہ ان خطرات کا اظہار ہوا کہ اس طرح خود سری کی عادت پیدا ہوگی۔ بعض دفعہ خدام جماعت کے کام میں دخل دیں گے اور ایک الگ نئی ڈگر اختیار کریں گے۔ کہیں انصار دوسرا رستہ اختیار کریں گے۔ بہت انتظامی الجھنیں پیدا ہونگی۔ ان سے مَیں نے کہا کہ مجھے علم ہے کہ نئے تجربے ہوتے ہیں تو امارت کا نظام نافذ کرنے میں بھی دقتیں ہونگی۔ شروع میں جب حضرت (امام جماعت احمدیہ۔ الثانی) نے یہ نظام جاری کئے تھے تو اس وقت بھی تو دقتیں تھیں۔ اور ان دقتوں سے گذر کر ہماری اصلاح ہوئی ہے۔ بعض اصلاحات محض نصیحت سے نہیں ہوا کرتیں۔ تجارب سے گذر کر اور رگڑیں لگ لگ کر (میں پنجابی کا لفظ "رگڑا" استعمال نہیں کر رہا۔ وہ زیادہ سخت لفظ ہے اس سے بھی) مگر جب رگڑ لگتی ہے تو چیزیں صاف ستھری ہوتی چلی جاتی ہیں۔ وہ پتھر جو پہاڑ کی چوٹیوں سے دریاؤں کے ساتھ بہتے ہوئے نیچے آتے ہیں۔ بعض شروع میں تو بڑے کرخت ہوتے ہیں۔ اور بے ڈھنگے اور بے ڈھب ہوتے ہیں۔ لیکن سَو میل ہزار میل دو ہزار میل جب وہ ایک دوسرے سے ٹکراتے رگڑتے اور قسم قسم کی چکیوں میں پِستے جاتے ہیں۔ تو آخر پر جا کر دیکھئے اتنے خوبصورت ملائم پتھر بن جاتے ہیں کہ بڑے بھی ان سے لطف اندوز ہوتے ہیں چھوٹے بھی۔

ایک دفعہ اسی طرح دریا کے کنارے پر مَیں نے ایک بچے کو دیکھا۔ چھوٹا سا اس نے ایک پتھر اٹھایا ہوا تھا اور مست تھا۔ اس کے حُسن میں اور اپنے گلے سے ملتا جا رہا تھا اور کہتا جاتا تھا "مائم پتھر مائم پتھر" یعنی ملائم پتھر کو۔ وہ اتنا چھوٹا تھا کہ ملائم پتھر بھی نہیں کہہ سکتا تھا۔ لیکن یہ کہہ رہا تھا کہ "مائم پتھر مائم پتھر" اور مائم پتھر اسے پتہ نہیں تھا کہ خدا نے کس طرح بنایا ہے۔ اتنا لمبا عرصہ اس بیچارے نے آزمائشوں سے گذرتے ہوئے تکلیفیں سہی ہیں اور کتنی ٹھوکریں کھا کر وہ پتھر ایک مائم پتھر بنا۔ تو جماعت احمدیہ بھی اسی طرح مائم پتھر بن رہی ہے۔ لمبے تجارب میں سے گذرتی ہے ٹھوکریں کھاتی ہے۔ جگہ جگہ اَنا کے جذبات اٹھتے ہیں۔ جگہ جگہ اِبا پیدا ہوتا ہے۔ بغاوت اور سرکشی کے رجحان شیطان پھر سکھاتا ہے اور پھر ان پر نظر رکھنی پڑتی ہے۔ ان کو سمجھا بجھا کر کبھی ڈانٹ ڈپٹ کر کہیں نرمی سے کہیں سختی سے حالات کو درست کرنا پڑتا ہے۔ لیکن خوشکن بات یہ ہے کہ ہر جگہ جماعت کا ردِّ عمل بالآخر بہت ہی پیارا ہے۔ ہر سختی کو برداشت کر جاتی ہے لیکن نظامِ جماعت سے منہ نہیں موڑتی۔ (امانت) سے جو گہرا تعلق ہے وہ ایسا تعلق ہے جس کی دنیا میں کوئی مثال نہیں ملتی اور اس تعلق کے برتے پر انسان بعض دفعہ اس یقین سے سختی کرتا ہے کہ سختی دُور پھینکنے کا موجب نہیں بنے گی بلکہ بالآخر قریب لانے کا موجب بنے گی۔ تو وہ لوگ جو مجھے ڈراتے رہے ان سے مَیں نے کہا کہ میری تو یہ خواہش ہے کہ میری زندگی میں جو کچھ ہونا ہے ہو جائے اور اس صدی میں جماعت سارے عالم میں اس طرح رواں ہو جائے کہ جو بھی کمزوریاں ظاہر ہوتی ہیں نکل آئیں باہر۔ جہاں جہاں باغیانہ رجحان پیدا ہوتے ہیں یا ڈیموکریسی کے غلط تصوّر پر نئی نئی تحریکات چلتی ہیں سب چل جائیں اور اللہ تعالیٰ مجھے یقین ہے مجھے توفیق دے گا کہ مَیں سارے معاملے ہموار کر دوں گا (اللہ نے چاہا تو) دعائیں کرتے ہوئے سمجھاتے ہوئے اور مَیں نہیں سمجھتا کہ اگر خدا تعالیٰ اسی طرح مجھے توفیق دیتا چلا گیا تو اس معاملے میں اگلے (امام جماعت) کے لئے کوئی مسائل ورثے میں باقی رہ جائیں گے۔ ایک مستقل جدوجہد تو اپنی جگہ ہے ہی وہ لوگ جن کی فطرتیں خدا کے حضور ہموار ہو جاتی ہیں ان کے اندر بھی دبے ہوئے شیطان تو رہتے ہی ہیں لیکن مَیں نظام عالم کی بات کر رہا ہوں۔ جہاں تک مَیں نے اندازہ لگایا ہے میرا تجربہ ہے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جہاں جہاں عالمی نظام قائم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ شروع میں اجنبیت کی وجہ سے کچھ تردّد بھی پیدا ہوئے کچھ باغیانہ رجحان بھی اُبھرے لیکن بالآخر ہر جگہ خدا کے فضل سے سب بگڑے تگڑے درست اور صاف ہو گئے۔ اور ایک نئے ولولے اور نئی شان اور نئی جان کے ساتھ نئی اطاعت کی روح کے ساتھ نظام جماعت کو سہارا دیتے ہوئے آگے بڑھنے لگے اور نظام جماعت سے سہارا لیتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ پس یہ وہ تصوّر ہے جو جماعت احمدیہ کے نقوش کو زیادہ حسین بنائے گا۔ ان کی دبی ہوئی پاکیزہ صلاحیتوں کو ابھارے گا۔ ان کے اندر غلط تصوّرات کو یا امنگوں کو دبائے گا۔ کچھ چیزیں ایسی ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں بیان ہوا ہے وہ اس قابل ہے کہ دسّٰھا والا سلوک کیا جائے۔ اور کچھ ایسی ہیں کہ زکّٰھا والا سلوک کیا جائے۔ دسّٰھا والا سلوک بدعادتوں اور بدخصلتوں کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ اور زکّٰھا کا مطلب ہے کہ جتنی پاکیزہ صفات خدا تعالیٰ نے انسان کو بخشی ہیں۔ ذہنی ہوں یا قلبی ہوں جیسی جیسی حسین صلاحیتیں انسان کو عطا فرمائی گئی ہیں۔ (صاحب ایمان) ان کو ابھارتا چلا جاتا ہے۔ ان کے نقش زیادہ نمایاں ہو کر کھل کر نکھر کر دنیا کے سامنے آتے ہیں۔

پس عالمی مالی نظام میں بھی یہی کچھ ہو رہا ہے۔ اور مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ ٹیلی ویژن کے ذریعے دنیا سے جو رابطے ہو رہے ہیں اس کے نتیجے میں یہ نظام بھی ایک نئے دَور میں داخل ہو گیا ہے کیونکہ پہلے کبھی جماعت کو اس وسیع پیمانے پر براہِ راست وقت کے (امام جماعت) کی آواز میں اس کی صورت دیکھتے ہوئے نصیحتیں سننے کا موقع نہیں ملا تھا۔ ایسے لوگ بھی تھے جو ربوہ سے قریباً سَو ڈیڑھ سَو میل کے فاصلے پر تھے۔ بوڑھے ہو گئے مگر کبھی کسی (امام جماعت) کو دیکھا ہی نہیں تھا۔ ایسی ایسی جماعتیں ہیں اور بڑی کثرت سے ہزارہا کی تعداد میں جہاں عملاً ناممکن ہے کہ کبھی کوئی (امام جماعت) جا سکے۔ کیونکہ اگر وہ جیٹ کی رفتار سے بھی گھومے تیز رفتاری کے ساتھ تو جماعتیں اس تیزی سے پھیل رہی ہیں کہ ناممکن ہے کہ ایک شخص اپنی زندگی میں تمام جماعتوں میں پہنچ کر کچھ ٹھہر کر ہر شخص سے متعارف ہو سکے۔

شعرو شاعری کی مشکل

لیکن اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ گھر گھر میں زیارتوں کے انتظام ہو رہے ہیں اور ہر ہر جماعت میں یعنی بڑھتی ہوئی تعداد میں جماعتوں میں ہزاروں کی تعداد میں جماعتوں میں خدا کے فضل سے براہِ راست باتیں سننے اور صورت دیکھنے کے مواقع میسّر آ رہے ہیں۔ اس پر تبصرے بھی بڑے بڑے دلچسپ ملتے ہیں۔ آجکل تو کوئی دن ایسا نظر سے نہیں گذرتا جس میں لوگوں کی طرف سے بڑے دلچسپ تبصرے نہ ملتے ہوں۔ اور شعرو شاعری بھی شروع ہوئی ہوئی ہے۔ اور شعرو شاعری میں مشکل ایک یہ ہے کہ مجھ سے توقع کی جاتی ہے کہ مَیں ان کے شعروں پر داد بھی دوں اور میری مشکل یہ ہے کہ مَیں جھوٹ نہیں بول سکتا۔ اب کروں کیا؟ محبّت کا تقاضا ہے۔ داد دوں۔ سچائی کا تقاضا ہے کہ خاموشی اختیار کروں۔ اور جہاں خاموشی اختیار کی گئی وہ یاد دہانی کے تقاضے آنے شروع ہو گئے۔ بار بار یاد دہانیاں آئیں کہ آپ نے ابھی تک اس کا جواب نہیں دیا نظم بھیجی تھی۔ اس کی بات ہی نہیں کی۔ خط میں دعائیں بھیج دیں خالی۔ مگر مَیں نے جو کلام بھیجا تھا اس کا تو کچھ ذکر ہوتا۔ اس پر لکھنا پڑتا ہے کہ آپ کی باتوں میں جذبات بہت پیارے ہیں۔ خیالات بھی شاعرانہ ہیں۔ لیکن جس مصیبت میں آپ مبتلا ہو گئے ہیں اس سے نکلیں۔ آپ کے بس کی بات نہیں ہے تو جس حد تک ہو سکے کوشش کرتا ہوں کہ حوصلہ شکنی کے بغیر دل توڑے بغیر نرم سے نرم الفاظ میں سچائی کا اظہار کر دوں۔ لیکن ساتھ بہت اچھے اچھے کلام بھی ملتے ہیں۔ بعض دوسرے شعراء کے بعض شعروں کا سہارا لے کر لوگ باتیں یاد کراتے ہیں۔

ڈاکٹر فہمیدہ کا ایک خوبصورت شعر

مثلاً ابھی ربوہ سے غالباً خط آیا تھا۔ ڈاکٹر فہمیدہ کا ایک پرانا شعر لکھا ہوا تھا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب ٹیلی ویژن پر آپ سے ملاقاتیں کرکے جہاں بہت سی سیرابی بھی ہوئی وہاں یہ تمنا پہلے سے بھی بڑھ گئی کہ آپ جلد واپس آئیں۔ اور وہ شعر یہ تھا کہ

گھر یہ تالا پڑا ہے مدّت سے
اس سے کہہ دو کہ اپنے گھر آئے

اس شعر میں جو فصاحت و بلاغت ہے وہ اس کی سادگی میں ہے اور آخری مصرعے میں جو حکم کا انداز پایا جاتا ہے جیسے بڑی بوڑھی ماں کوئی بچے کو کہتی ہے کہ آؤ گھر واپس چلو دیر ہو گئی ہے۔ اس کو کہو کہ گھر واپس آئے۔

یہ جو انداز ہے۔ یہ بڑوں بوڑھوں والا ہے اور جذبات نوجوانوں والے ہیں اور ان کی آمیزش نے اس میں ایک خاص کیفیت پیدا کر دی ہے جیسے مونا لیزا کے چہرے پر ایک کیفیت ہے۔ جسے کوئی بیان نہیں کر سکتا۔ مگر جب یہ نظم چھپی تھی تو بڑی کثرت سے احمدیوں نے اس شعر کو اپناتے ہوئے اس شعر کی زبان میں اپنے جذبات کا اظہار کیا تھا تو بعض دفعہ سادگی بھی اعجاز بن جایا کرتی ہے۔ ان کو میں نے لکھا اور اگر نہیں لکھا تھا تو اب جواب بتا دیتا ہوں کہ اب تو دنیا میں کتنے گھر ہیں جنہوں نے تالے ہی نہیں توڑے بلکہ چوپٹ دروازے کرکے ہر جمعے میرا انتظار کرتے ہیں اور ہر گھر میں آتا ہوں۔ اب وہ زمانے لد گئے جب آپ کہا کرتے تھے کہ

گھر میں تالا پڑا ہے مدّت سے

اب تو تالے ٹوٹنے کے وقت آگئے ہیں۔

آج کے زمانے میں اگلی دنیا کے نظارے

اور واقعہ یہ ہے کہ آج کی دنیا میں اگلی دنیا کی تصویریں، ہمیں دکھائی جا رہی ہیں۔ آج کے زمانے میں آئندہ کیا ہوگا اس کی جھلکیاں ہمارے سامنے ابھر ابھر کر تصویری نقش بن بن کر سامنے آ رہی ہیں۔ اور اس لحاظ سے ہماری نسل خوش نصیب ہے کہ یہ دو نسلوں کے سنگم پر ہے۔ دو ادوار کے سنگم پر ہے۔ دو نسلوں کے سنگم پر تو ہر نسل ہوتی ہے لیکن دو عظیم ادوار کے سنگم پر ہے میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ زمانے میں (امامت) کا جماعت سے تعلق اسی ٹیلی ویژن کے رابطے سے ہی زیادہ تر ہو سکے گا۔ اور یہ رابطہ شروع میں دو طرفہ ہو جائے گا۔ یعنی یہاں سے کوئی (امام جماعت) خطاب کر رہا ہوگا۔ ساری دنیا کی جماعتوں سے مختلف جگہوں کی جھلکیاں بھی اس کے سامنے مختلف ٹیلی ویژنز پر دکھائی جا رہی ہوں گی اور وہ دیکھ رہا ہوگا کہ کہاں کیا ہو رہا ہے۔ باقی مکس کرنے والے جو ماہرین ہیں یہ ان کے اختیار میں ہے بہت حد تک کہ زیادہ نمایاں کرکے کس منظر کو دکھائیں لیکن یہ ممکن تو ہو ہی چکا ہے اس کی مالی توفیق ملے گی تو اس طرح شروع ہو جائے گا۔ ایک آئندہ کا نقشہ تو یہ ہے کہ اس طرح ملاقاتیں ہوا کریں گی۔ دوسرا یہ کہ براہ راست ہر احمدی کے کانوں میں (امام جماعت) کی آواز پہنچے اور اس کی آنکھیں اسے دیکھ رہی ہوں اور پھر یہ بھی دل میں طمانیت ہو کہ وہ بھی مجھے دیکھ سکتا ہے۔ یہ ایک عجیب کیفیت ہے جو آئندہ دور سے تعلق رکھنے والی ہے۔ ہم جو ان دو ادوار کے سنگم پر ہیں۔ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہم نے وہ وقت بھی دیکھے ہیں جبکہ ہر شخص (امام جماعت) سے ملاقات نہ صرف کرتا ہے بلکہ حق رکھتا ہے۔ بے تکلّف جب چاہے اپنے بچوں کو ساتھ لاکر ملاتا ہے جس کو توفیق ملتی ہے اور بہت سے ایسے ہیں جو یہ کہتے تھے کہ ہمیں توفیق نہیں ہے ہم کیا کر سکتے ہیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ نیا نظام جاری کر دیا ہے۔ یہ جماعت گویا عملاً اس وقت دو ادوار میں بٹی ہوئی جماعت ہے۔ ایک حصّہ وہ ہے جو ابھی تک پچھلے دور سے لطف اندوز ہو رہا ہے ایک حصّہ ہے جو مستقبل میں آنے والا حصّہ ہے اور اس کے مستقبل کا ابھی سے آغاز شروع ہو چکا ہے۔ تو بڑے پُر لطف دن ہیں۔ اس پہلو سے لیکن اس کے ساتھ ہی بعض لوگ جو اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں بڑے دردناک طریق پر کرتے ہیں۔ خصوصاً بچوں کے جذبات عجیب عجیب قسم کے بے ساختہ جذبات ہیں جن سے دل پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ بعض دفعہ جذبات پر ضبط کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ بھی پر لطف باتیں ہیں۔ بعض درد ہیں جن میں لطف ہوتا ہے۔

ایک ماں نے لکھا کہ میرا بچہ جب دیکھتا ہے بڑے شوق اور پیار سے تو کہتا ہے۔ اب یہ ٹیلی ویژن سے باہر کیوں نہیں آتے اب ان کو کہیں کہ آجائیں باہر۔ تو وہ دن بھی آئیں گے (اللہ نے چاہا تو) مختلف ملکوں میں ٹیلی ویژن سے باہر بھی جایا کریں گے لیکن سر دست تو خدا نے یہ جو انتظام کیا ہے پیاس بجھانے کا۔ اللہ اس میں بہت برکت ڈالے۔

افریقہ انڈیا رُوس فنڈ

اب میں تحریکات سے متعلق بتاتا ہوں۔ ایک تحریک کی گئی تھی افریقہ انڈیا فنڈ اس میں بعد میں رُوس کو بھی شامل کر لیا گیا۔ ان تین علاقوں میں افریقہ کے علاقوں میں اور رُوس سے مراد یو ایس ایس آر یعنی سابقہ یو ایس ایس آر کی ریاستوں میں اور ہندوستان میں بہت سے اخراجات کی ضرورت تھی کیونکہ ہندوستان سے پارٹیشن کے بعد (امامت) کا جو تعلق منقطع ہوا براہ راست تعلق منقطع ہوا۔ اس کے نتیجے میں بہت سے نقصان پہنچے ہیں۔ جہاں تعلق پہلے ہی غائبانہ ہیں وہاں اور بات ہے۔ جہاں ایک دفعہ تعلق قائم ہو جائے اور پھر دوری پیدا ہو جائے وہاں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ پاکستان میں بھی یہی حال ہوا۔ کہ بہت خرابیاں پیدا ہونی شروع ہوئیں جن کو خدا تعالیٰ نے اب اپنے فضل کے ساتھ دُور کرنے کے سامان مہیا فرما دیئے ہیں۔ اور جہاں جہاں ٹیلی ویژن کے ذریعے خطبوں کے رابطے ہوئے ہیں وہاں کی جماعتیں لکھ رہی ہیں کہ حقیقت میں ہمارے پاس کوئی الفاظ نہیں ہیں کہ جو ہم بتا سکیں کہ کیسی نئی زندگی ہے جو ہم نے پائی ہے۔ نئے ولولے دلوں میں جنم لینے لگے ہیں اور جماعت بڑی قوت کے ساتھ اپنے مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے آگے بڑھنے لگی ہے۔ تو یہ اللہ کے احسانات ہیں جو اس نے ہم پر فرمائے۔ لیکن ہندوستان میں جو لمبے عرصے سے کمزوریاں پیدا ہو گئیں وہاں بہت زیادہ خرچ کی ضرورت تھی جو کیا جا رہا ہے۔ قادیان کو سنوارنے میں اس کے وقار کو از سرِ نو بحال کرنے میں بہت بڑے اخراجات کی ضرورت تھی کچھ ہو چکا ہے کچھ ہوگا (اللہ نے چاہا تو) اسی طرح باقی جگہوں پر بھی جماعتوں کو تقویت دینے کے لئے ضرورت تھی۔ افریقہ میں بہت بڑے بڑے منصوبے جاری ہیں اور خدا کے فضل سے بہت سے ایسے ممالک ہیں جو اس مقام پر پہنچ چکے ہیں جس کے بعد ایک یا دو قدموں میں پھر آگے وہ ملک کلیۃً احمدیت کی گود میں گرنے والے ہیں۔ تو ایسے عظیم الشان مواقع سے استفادے کے لئے جتنی دولت کی ضرورت ہے وہ تو ہمارے پاس نہیں لیکن اخلاص سے دیا ہوا چندہ اتنی برکت رکھتا ہے کہ جو کچھ بھی جماعت ان راہوں میں خرچ کرتی ہے وہ سینکڑوں گنا ہزاروں گنا اثر دکھاتا ہے۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے ایک انعام ہے۔ یہ بھی ان جزاؤں میں سے ایک جزا ہے جو قرض حسنہ کے نتیجے میں خدا تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ نام اس کا قرض حسنہ رکھا ہوا ہے۔ سُود نہیں ہے۔ سُود تو معیّن رقم دینے کا نام ہے۔

اموال میں برکت کا بہترین نسخہ

اس سے میں ضمناً آپ کو یہ بھی بتاؤں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے انسانی تعلقات میں بھی قرضہ حسنہ میں اللہ کے رنگ اختیار کرنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ جب تم اپنے بھائی سے کچھ لیتے ہو تو کوشش کرو کہ جب واپس کرو تو بڑھا کر کرو اور اس مصیبت میں نہ ڈالو کہ وہ تقاضے کر رہا ہے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ بار بار پھیرے لگا رہا ہے اور تم آگے آگے وقت کو بھی ٹالتے جاتے ہو اور خود بھی پیچھے بھاگتے جاتے ہو۔ وقت پہ دیا کرو وعدوں کو پورا کرو لیکن ساتھ ہی جتنا لیا ہے اس سے زیادہ دینے کی کوشش کرو۔ میں سمجھتا ہوں کہ اموال میں برکت کے لئے یہ بہترین نسخہ ہے۔ خدا کی خاطر انسان مالی قربانی کرے اور اس کے بندوں سے یہ سلوک کرے کہ جب ان سے لے ان کو بڑھا کر واپس دینے کی کوشش کرے۔ اگر کوئی یہ نسخہ استعمال کرے تو وہ دنیا میں غریب رہ ہی نہیں سکتا۔ اس کے اموال میں غیر معمولی برکت ہوگی۔

بہر حال اب میں چندوں کے متعلق مختصر یہ بتاؤں کہ جو تحریک کی گئی تھی وہ پانچ کروڑ کی تھی۔ شروع میں تین سال کا وعدہ تھا یعنی تین سال کی مدت مقرر تھی۔ اس کے بعد اسے بڑھا کر بعض جماعتوں کے اصرار پر پانچ سال پر ممتد کر دیا گیا۔ کل وعدے جو پانچ کروڑ کی تحریک کے جواب میں موصول ہوئے۔ اگر پاکستانی روپوں میں تمام دنیا کی کرنسی کو منتقل کیا جائے تو چھ کروڑ ۳۵ لاکھ ۹۵ ہزار آٹھ سو یعنی تقریباً ۶ کروڑ ۳۶ لاکھ کے وعدے تھے۔ پونڈوں میں یہ ۱۵ لاکھ ۸۹ ہزار آٹھ سو پچانوے کے وعدے بنتے ہیں۔ تین سال اس میں سے گذر چکے ہیں۔ چوتھا سال شروع ہو چکا ہے۔ ابھی تک وصولی میں کمزوری ہے۔ چنانچہ کل وصولی چھ کروڑ ۳۶ لاکھ کے مقابل پر ۳ کروڑ کے لگ بھگ ہوئی ہے۔ تین کروڑ ایک لاکھ اور پاؤنڈوں میں ۱۵ لاکھ ۸۹ کے مقابل پر ۷ لاکھ ۵۴ ہزار کی وصولی ہوئی ہے۔ گویا نصف سے کچھ زائد ابھی ادائیگی باقی ہے۔

محترم چوہدری شاہنواز صاحب کا نیک طریق

اس ضمن میں میں یہ عرض کر دوں کہ بعض احمدی مخلصین کا یہ طریق تھا اور ابھی بھی ہے کہ وہ اپنے وعدے براہ راست مجھے بھیجا کرتے تھے۔ جماعت کو دینے کے علاوہ۔ اس سے ایک قسم کا ذاتی روحانی تعلق بھی ان کے ساتھ قائم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہتا ہے۔ اور نظر بھی رہتی ہے کہ کون کس توفیق کا آدمی ہے اور اپنی توفیق کی نسبت سے کتنا خرچ کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں مجھے یاد ہے چوہدری شاہنواز صاحب (۔) وہ تو تحریک سنتے ہی بلا استثناء ہمیشہ فوراً رقعہ بھیج کر اپنا وعدہ لکھوایا کرتے تھے۔ اور ہمیشہ جو وعدہ میں اپنا لکھوایا کرتا تھا اس سے کافی بڑھا کر وعدہ لکھواتے تھے۔ اس لئے ان کی زندگی میں خصوصیت سے میں اپنے وعدے بیان کرتا تھا تاکہ وہ اور ان کے ہم مزاج لوگ یہ نظر رکھ کر کہ اس کا اتنا وعدہ ہے اس سے دگنا تگنا کرنے کی کوشش کریں اس کے علاوہ ان کے خاندان کے افراد اپنا وعدہ الگ بھجوایا کرتے تھے۔ اور ہرگز یہ بات ان کے چندہ دینے میں مانع نہیں ہوا کرتی تھی کہ ہمارے ابا نے یا دادا نے اتنی بڑی رقم ادا کر دی ہے تو ہم سب شامل ہیں۔ ان کے وصال کے بعد پھر مجھے اس خاندان کی طرف سے ذاتی اطلاعیں آنا بند ہو گئیں۔ جس کی وجہ سے مجھے کچھ پریشانی ہوئی۔ میں نے کہا کہ پتہ تو کروں کہ کیا ہو رہا ہے اور جب پتہ کیا تو یہ تسلی ہوئی کہ (خدا کا شکر ہے) کہ مثلاً افریقہ انڈیا فنڈ میں چوہدری صاحب (۔) کے خاندان نے مل کر ۲۶ ہزار بارہ پاؤنڈ کا وعدہ پیش کیا ہے جبکہ میرا ۱۵ ہزار کا تھا۔ تو اس حد تک تو یہ بات تسلی بخش ہے کہ مجھ سے کافی بڑھ کر رقم پیش کی گئی لیکن وہ بات نہیں رہی کہ چوہدری صاحب پہلے اپنا الگ دیں اور باقی پھر بعد میں اسی طرح اپنی اپنی جگہ پر ادا کریں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی اولاد کا قابلِ تقلید طرزِ عمل

اسی لئے میں نے شروع میں تمہید میں ذکر کیا تھا۔ کہ جو نیکیاں کوئی شخص اپنی زندگی میں کرتا ہے اس کو ان نیکیوں کو اس کے نام پر جاری رکھنا ایک بڑی سعادت ہے اور حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کی اولاد بھی اللہ کے فضل سے اس سعادت کو نہیں بھولی اور ایک بھی حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کا چندہ ایسا نہیں جو آپ نے اپنی زندگی میں دیا ہو اور بعد میں اولاد نے مل جل کر اور الگ الگ اسے بڑھا کر پیش نہ کیا ہو۔ جو چندے بعد میں آئے ہیں وہ بعد کی باتیں ہیں۔ لیکن زندگی میں جو چندے جاری ہو گئے تھے ان کے متعلق میں کہہ رہا ہوں وہ تو انسان کو یہی کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے بزرگ آباء و اجداد اپنے محسنوں کے نام اپنی محبت کا تحفہ بھیجنے کا جو طریق خدا نے ان کو مہیا فرمایا ہے اس سے فائدہ اٹھائیں جب یہ روحانی بینکنگ سسٹم جاری ہے ایک جگہ آپ رقم داخل کرائیں گے۔ دوسری جگہ لازماً پہنچے گی۔ اگر وہ طریق منظور شدہ اور مسلّمہ ہو تو (۔) پھر آپ کو کیا جھجک ہے۔ اِس دنیا میں جمع کرائیں اُس دنیا میں لازماً ان کو خوشخبریاں ملیں گی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہ بعض دفعہ خدا ان کے ردّعمل کو تصویری زبان میں خوابوں میں دکھا بھی دیتا ہے۔ ایک ماریشس کے ہمارے ایک احمدی دوست ہیں۔ کل ہی ان کا خط ملا کہ میں نے ایک رقم اپنے بزرگ والدین کی طرف سے جماعت کے لئے پیش کی ایک خاص مقصد کے لئے۔ کہتے ہیں کہ اسی رات میرے والد جو بچپن میں فوت ہو گئے تھے کبھی آج تک مجھے خواب میں نظر نہیں آئے۔ خواب میں آ کر ملے اور اس محبت سے ملے کہ میرا دل باغ باغ ہو گیا اور صبح اٹھ کر مجھے اس وقت سمجھ آئی۔ کہ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے پہلی جزا یہ دی ہے یہ بتایا ہے کہ جن کے نام پر تم نے نیکی کی ہے۔ ان کو اطلاع مل گئی ہے اس نیکی کے نتیجے میں ان کی روح تسکین پا رہی ہے تو اپنے بزرگوں کے ساتھ یہ سلوک کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال اور جان اور مال میں بہت برکت دے گا۔

خدا کے فضل سے پاکستان سرفہرست ہے

فہرستوں میں اوّل دوئم سوئم کے اعتبار سے خدا کے فضل سے پاکستان سرفہرست ہے۔ پونڈوں میں اگر پاکستانی قربانی کو شمار کیا جائے تو تین لاکھ ۴ ہزار آٹھ سو بائیس پاؤنڈ بنتی ہے اور وصولی کے لحاظ سے بھی اللہ کے فضل سے پاکستان نمبر ایک ہے۔ پہلا نمبر ہے۔ وعدوں کے لحاظ سے کینیڈا کا دوسرا نمبر ہے اور وصولی کے لحاظ سے کینیڈا پانچویں نمبر پر چلا گیا ہے اور امریکہ وعدوں کے لحاظ سے تیسرے نمبر پر ہے اور وصولی کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر آ گیا ہے۔

جلدی سے اب میں آپ کو چند جماعتوں کے نام پڑھ کر سُنا دیتا ہوں تاکہ باقی جماعتوں میں بھی مسابقت کی روح پیدا ہو۔ نیک نمونے دیکھ کر دلوں میں شوق پیدا ہو کہ ہم بھی آگے بڑھیں۔

وعدوں کے اعتبار سے پاکستان نمبر ایک۔ کینیڈا دو۔ امریکہ تین۔ جرمنی چار۔ برطانیہ پانچ۔ ماریشس چھ۔ جاپان سات۔ ناروے آٹھ۔ سوئٹزرلینڈ نو۔ انڈونیشیا دس۔ اور باقی ممالک بعد میں۔

وصولی کے اعتبار سے پاکستان سب سے پہلے پھر امریکہ ہے پھر برطانیہ ہے۔ پھر جرمنی کی باری ہے پھر کینیڈا پھر ماریشس پھر ناروے پھر جاپان پھر سوئٹزرلینڈ پھر انڈونیشیا۔

چندہ دینے والے انکسار میں بڑھتے ہیں

اس ضمن میں صرف یہ کہوں گا کہ جو وعدے ہیں وہ تو وصول کرنے ہیں (اللہ نے چاہا تو) لیکن بہت بڑی ایسی تعداد ہو گی جو اس وقت براہِ راست میرا خطبہ سن رہی ہے دنیا میں اور ان میں سے ایک بڑی تعداد ایسی ہے جس نے اس وعدے میں حصہ ہی نہیں لیا۔ تو ان سے میں گذارش کرتا ہوں کہ اس نیکی سے محروم نہ رہیں چندے میں اصول یہ ہے کہ حسبِ توفیق جو ہے دیں۔ اگر ایک آنے کی بھی توفیق ہے تو خدا کے ہاں وہی مقبول ہو گا۔ امراء کو بڑی رحمتیں پیش کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ امراء درجوں میں آگے بڑھ گئے۔ پاکستان سے کسی شخص نے خط میں لکھا کہ ہم غریب چندے نہیں دے سکتے۔ آپ تحریکیں کرتے ہیں جو چندے دیتے ہیں بڑے بڑے وہ سر اونچا کر کے چلتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ جو سر اونچا کر کے چلتے ہیں خدا کے حضور ان کے سر کی کوئی قیمت نہیں رہی۔ چندہ دینے والے تو انکسار میں بڑھتے ہیں۔ خشوع میں بڑھتے ہیں اور خضوع میں بڑھتے ہیں۔ جتنا زیادہ دیتے ہیں اتنا سر جھکتا چلا جاتا ہے بجائے اس کے۔ کہ بلند ہو اور وہ سر صرف خدا کے حضور ہی نہیں جھکتا بلکہ اپنے غریب بھائیوں کے حضور بھی جھکتا ہے نیکی کی توفیق کے سلسلے میں وہ اپنے بھائیوں پر نظر کرتے ہیں۔ جن کو توفیق نہیں۔ اور ان سے پہلے سے بڑھ کر حُسنِ سلوک کرتے ہیں اور خدا کی راہ میں صرف دینی اعلیٰ مقاصد کے لئے نہیں بلکہ دنیا کے کمزوروں اور مجبوروں کے لئے بھی خرچ کرتے ہیں۔ تو خدا کی راہ میں خرچ کرنا تو انکساری بڑھاتا ہے تکبّر میں نہیں بڑھاتا۔

یہ خدا کی محبّت کا نظام ہے

ایک صاحب نے لکھا ہے کہ آپ یوں کریں کہ جو اتنی تحریکیں کرتی ہیں صومالیہ فنڈ۔ بوسنیا فنڈ۔ فلاں فنڈ۔ فلاں فنڈ۔ کیوں نہ میں آپ کو ایک نظام بنا دیتا ہوں کہ ایک چندہ ہو۔ بس ساری دنیا میں جھگڑا ہی ختم ہو۔ ان کو پتہ نہیں کہ یہ کوئی ٹیکسیشن کا نظام ہے ہی نہیں جہاں ٹیکسیشن کی روح آئی وہاں سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ یہ تو اور نظام ہے۔ زندہ ہے۔ خدا کی محبت کے نتیجہ میں زندہ ہے۔ اس میں تو ہر پہلو سے برکت ہی برکت پڑتی ہے۔ اگر محبت زندہ رہے اسی لئے میں نے کہا تھا کہ خلوص کی فکر کرو۔ چندے بڑھاتے ہیں تو وہ خلوص سے براہِ راست تعلق رکھتے ہیں۔ جہاں چندوں کی ادائیگی میں چہروں پر یبوست آنی شروع ہو جائے وہ چندے لینے کے لائق ہی نہیں ہیں۔ اور ہمیشہ میرا ان انسپکٹروں سے اسی بات پر جھگڑا رہا ہے جو پیچھے پڑ کر وعدے بڑھا کر لاتے ہیں۔ چنانچہ میں نے وقف جدید میں تو ایک موقع پر انسپکٹر بھیجنے ہی بند کر دیئے تھے۔ موازنہ کر کے ان کو دکھایا جو تم پیچھے پڑ کر وعدے لے کر آتے ہو ان کا ایک بھاری فیصد ادا ہی نہیں ہوتا۔ اور جو خود بخود دل کی محبت سے وعدے پھوٹتے ہیں وہ نہ صرف پورے ادا ہوتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں پہلے سے۔ اور ایک دفعہ ادا کرنے کے بعد بعض دفعہ دوست لکھتے ہیں کہ ادا تو ہم نے اسی وقت کر دیا تھا۔ مگر چین نہیں آیا اب خدا نے ایک اور رقم دی ہے اس میں سے بھی ہم ادا کر رہے ہیں۔

بوسنیا میں جماعت مالی لحاظ سے دینی جدوجہد کرے

بوسنیا میں جو اس وقت تک اپیل کے جواب میں لبیک کہا گیا ہے اس کے مطابق ۷۸ ہزار ۶۷۲ پاؤنڈ جمع ہوئے ہیں۔ اتنے دردناک حالات ہیں اتنی بڑی ضرورت ہے کہ جو جہاد کرنے والے ہیں ان کے پاس نہ بوٹ ہیں نہ گرم کپڑے ہیں۔ بہت ہی دردناک حالت میں وہ دین کی خاطر یہ بڑا عظیم جہاد کر رہے ہیں تو جماعت احمدیہ کو انفرادی طور پر یا جماعتی طور پر جسمانی طور پر (دینی سعی) میں شرکت کی توفیق نہیں ہے تو مالی لحاظ سے تو کر سکتی ہے۔ چنانچہ ہم بڑے وسیع پیمانے پر رابطے بڑھا رہے ہیں۔ بعض ملکوں میں ۵۰-۵۰ ہزار بوسنین مہاجرین ہیں اور ان کی حالت یہ ہے کہ جب ان کو کہا جاتا ہے کہ اپنی ضرورت بتاؤ تو وہ بوسنیا کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ ہمارے بھائیوں پر خرچ کرو جو بڑی عظیم قربانیاں دے رہے ہیں۔ وہاں ایک کیمپ میں میں نے جب وفد بھجوانے شروع کئے یعنی جماعت کو توفیق ملی تو ایک رپورٹ آئی ہے کہ ایک وفد میں ہم گئے۔ کچھ جرمن نیک دل لوگ بھی اس میں شامل ہوئے اور جماعت کے نمائندوں نے ٹرک لیا اور مال لے کر وہاں پہنچے تو کہتے ہیں اتنے دردناک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حالات تھے کہ وہ جو جرمن غیر مسلم تھے ان کی چیخیں نکل گئیں۔ ننگے پاؤں نیچے سخت سردی ہیں، بوٹ جن کے پاس چھوٹے تھے انہوں نے کاٹ کاٹ کر آگے سے بوٹ، تاکہ پاؤں کو آگے سے چبھے نہ اور پنجہ دبے نہ انہوں نے آدھا پاؤں باہر نکالا ہوا تھا۔ اور کپڑے پورے نہیں تھے اور فاقوں کا شکار اور کہتے ہیں کہ سب سے زیادہ ہمارے دلوں پر اثر اس وقت ہوا جب ہم نے کہا کہ ہمیں اور بتاؤ تمہیں کیا ضرورت ہے۔ ہم پھر آئیں گے تو انہوں نے کہا کہ پھر ہماری طرف نہ آؤ ان مجاہدوں کی طرف جاؤ جو ہنتے، بڑے دردناک حالات میں لڑ رہے ہیں۔ ان کی مدد کرو۔ تو جماعت کو اس سلسلے میں دل کھول کر آگے قدم بڑھانا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ جماعت کے اموال میں برکت پر برکت دیتا چلا جائے گا۔ یہ روپیہ کم نہیں ہوگا۔ جتنا نکالیں گے اتنا بڑھے گا۔

ایک ایمان افروز خط

مختصر آپ کے سامنے ایک خط کا اقتباس پڑھ کر سناتا ہوں اور اس پر یہ خطبہ ختم ہوگا۔ رانا فیض بخش صاحب لون لکھتے ہیں۔ "گذشتہ سال میرا کل بجٹ -/۲۱۰۰ روپے تھا۔ میں نے فیصلہ کر لیا کہ تمام ضرورتوں کو پس پشت ڈال کر کپاس کی چنائی پر سارا چندہ سالم ادا کردوں گا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ روپیہ ادا کر دیا۔ ہفتہ عشرہ کے بعد اے جی آفس ملتان سے اطلاع ملی کہ آپ کی پنشن -/۲۶۸ روپیہ ماہوار کے حساب سے بڑھا دی گئی ہے اور -/۸۴۰ روپے کی بجائے اب آپ کو پنشن -/۱۱۰۸ روپے ماہوار ملا کرے گی۔ چنانچہ، فرماتے ہیں، انہوں نے یہ لکھا کہ سابقہ بقایا اس کے علاوہ -/۳۳۰۰ روپے خزانے سے وصول کر لیں۔ کہتے ہیں کہ یہ ایک مثال نہیں، فرماتے ہیں۔ ساری زندگی میں نے تو یہی دیکھا ہے۔ خدا کی خاطر جب کچھ دیا ہے اسی وقت نقد نقد اس کی ادائیگی ہوئی ہے۔ یہ بتانے کے لئے کہ آئندہ بھی، مرنے کے بعد بھی اعتبار رکھنا یہ نہ سمجھنا کہ خالی وعدے ہیں۔ وہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ مرنے کے بعد کی جزاء وعدۂ فردا ہے۔ ان کے لئے ایک اس میں پیغام ہے کہ وہ خدا جو اس دنیا میں تمہیں بڑھا چڑھا کر دے رہا ہے وہی اُس دنیا میں ہے۔ وہ اُس دنیا میں بھی تمہیں اتنا دے گا کہ تم اس کا تصوّر بھی نہیں کر سکتے۔

پس جماعت اپنے چندوں میں ہرگز خست محسوس نہ کرے۔ کیونکہ وقت ختم ہو گیا ہے۔ اس لئے میں مزید اس بات کو آگے نہیں بڑھا سکتا۔ باقی (اللہ نے چاہا ہو) کچھ حصہ جو اس کا ضروری ہے۔ بیان کرنے والا آئندہ خطبے میں بیان کروں گا۔ (سلام)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۷۸۰ میں جاوید ناصر ساقی ولد حکیم محمد یار صاحب قوم سندھو پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ سلطان حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۹۲-۹-۲۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۶۰۰ روپے ماہوار بصورت حسب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس ا بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ جاوید ناصر ساقی ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ مبشر احمد کاہلوں استاد بجامعہ احمدیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ شکیل احمد خان وصیت نمبر ۲۷۷۶۷۔

مسل نمبر ۲۸۷۸۱ میں کنول بنت شمیم احمد خالد قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۳۷ ناصر آباد ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۰-۱۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات ۹۲ گرام مالیتی -/۵۵۳۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۲۷۵ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ کنول بنت شمیم احمد خالد مکان نمبر ۳۷ ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالحق وصیت نمبر ۱۳۳۶۵ صدر مجلس موصیاں ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ مظفر احمد وصیت نمبر ۲۶۹۴۱۔

مسل نمبر ۲۸۷۸۲ میں امتہ الباسط بشریٰ زوجہ سرور احمد طور قوم طور راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۵ ناصر آباد ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۱-۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۱۲½ تولہ مالیتی -/۴۲۰۰۰ روپے (۲) حق مہر وصول شدہ -/۲۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ الباسط بشریٰ زوجہ سرور احمد طور مکان نمبر ۵ ناصر آباد نمبر ۱ ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالحق صدر مجلس موصیاں ناصر آباد وصیت نمبر ۱۳۲۶۵۔ گواہ شد نمبر۲۔ مبشر احمد ظفر وصیت نمبر ۲۷۷۴۸۔

مسل نمبر ۲۸۷۸۳ میں آغا شمس الحمید صاحب ولد آغا حمید اللہ خان قوم پٹھان پیشہ دکانداری عمر ۶۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خان بابا ہاؤس نمبر۱ ناصر آباد ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۱-۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) مکان برقبہ ایک کنال واقع ناصر آباد ربوہ مالیتی -/۴۰۰۰۰۰ روپے۔ (۲) مکان برقبہ ۵ مرلہ واقع دارالفتوح ربوہ مالیتی -/۱۰۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰۰ روپے ماہوار بصورت دکانداری مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ آغا شمس الحمید مکان نمبر ۱ خان بابا ہاؤس ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالحق وصیت نمبر ۱۳۲۶۵ صدر مجلس موصیاں گواہ شد نمبر۲۔ مبشر احمد ظفر وصیت نمبر ۲۷۷۴۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریر فرماتے ہیں:

مکرم عامر احمد پاشا صاحب ابن مکرم نسیم احمد صاحب مقیم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب صدر جماعت احمدیہ دستگیر کالونی کراچی کا نواسہ ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کی صحت اور عمر میں برکت دے۔ اور خادم دین بنائے۔ نومولود کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عطاء الکریم رکھا ہے۔

نکاح و تقریب رخصتانہ

مکرم منور احمد عابد صاحب ابن مکرم محمد ابراہیم صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ محترمہ بشریٰ رشید صاحبہ بنت چوہدری محمد رشید صاحب مورخہ ۱۸ ر دسمبر ۱۹۹۲ء کو کیا گیا۔ ۱۵ ر جنوری ۱۹۹۳ء کو برات ربوہ سے اسلام آباد پہنچی اور تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ اسی روز ربوہ واپسی ہوئی اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جسمیں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ آخر پر مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب نے دعا کروائی۔ مکرم منور احمد عابد صاحب مکرم میاں علم الدین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پوتے ہیں۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ مکرم جمال الدین احمد صاحب ایجنٹ الفضل جھنگ بوجہ عارضہ قلب اور شوگر تقریباً دو ماہ سے سخت بیمار ہیں۔

○ محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ بیوہ مکرم عطاء اللہ صاحب حال ننکانہ صاحب کی ٹانگ کی ہڈی گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے اور تکلیف زیادہ ہے۔

○ مکرم لطیف احمد شاہد صاحب ناظم تشخیص جائیداد تحریر فرماتے ہیں کہ مکرم حمید اللہ صاحب خالد مربی سلسلہ ساہیوال کے بیٹے طاہر حمید کو چھت سے گرنے کی وجہ سے سر میں شدید چوٹ آئی ہے بچہ ہسپتال میں زیر علاج ہے نیز مکرم چوہدری عبد الرحیم صاحب مجاہد جو مکرم عبد القدیر صاحب اسیر راہ مولا کے والدین کھانسی اور عارضہ قلب میں مبتلا ہیں۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

گمشدگی رسید بک

○ ایک عدد رسید بک نمبر ۲۳۶۱۰ جکی رسیدات ۱ تا ۱۷ مستعمل شدہ ہیں۔ بقیہ رسیدات قابل استعمال ہیں۔ محلہ دار الفضل سے گم ہو گئی ہے۔ اگر کسی دوست کو اس رسید بک کا علم ہو جائے تو نظارت مال آمد میں پہنچا دے۔ نیز اس رسید بک پر کسی صاحب کو کسی قسم کا چندہ ادا نہ فرمادیں۔

۲۳۔ اپریل ۱۹۹۳ء یوم تحریک جدید

مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال ۱۹۹۳ء کا پہلا یوم تحریک جدید ۲۳۔ اپریل ۱۹۹۳ء کو منایا جائے گا۔ امراء/ صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کرنے کا اہتمام فرمائیں۔ اس موقع پر تحریک جدید کے مطالبات بیان کئے جائیں اور اس تحریک کے ذریعہ جماعت پر ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا ذکر کیا جائے۔

وکیل الدیوان
تحریک جدید۔ ربوہ

طالبات متوجہ ہوں!

ایسی تمام احمدی طالبات جو کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ لینا چاہتی ہیں کے لئے ضروری ہے کہ وہ نظارت تعلیم کے توسط سے حضور انور سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت حاصل کریں نیز جو احمدی طالبات لاعلمی کی بناء پر داخلہ لینے سے قبل اجازت حاصل نہیں کر سکیں اور ابھی مخلوط تعلیمی ادارے میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں وہ بھی نظارت تعلیم کے توسط سے فوری حضور انور سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت لیں۔

(درخواست فارم نظارت تعلیم سے حاصل کر لیں)۔

(نظارت تعلیم)

کیا آپ کو کوئی تعلیمی مسئلہ تو درپیش نہیں

وہ تمام احمدی طلباء جو کسی تعلیمی مسئلہ سے دوچار ہیں یا مزید تعلیم کے سلسلہ میں راہنمائی چاہتے ہیں اور فکر مند ہیں۔ فوری طور پر نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ سے رابطہ کر کے راہنمائی حاصل کریں۔

اسی طرح احمدی اساتذہ بھی حسب ضرورت رابطہ کر کے راہنمائی حاصل کریں۔

(نظارت تعلیم)

وکلاء حضرات سے

کیا کوئی وکیل صاحب ہمارے قارئین کو اپنے کام کے سلسلے میں مفید معلومات بہم پہنچانا پسند کریں گے۔ ہمارے قارئین یقیناً اس بات سے مستفید ہوں گے کہ ایک وکیل زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے امور جنہیں عدالت میں لے جایا جاتا ہے کے متعلق انہیں کچھ بتائیں یعنی ایسے موضوعات جو مقدمات کا باعث بن جاتے ہیں اور پھر ایسے موضوعات کی تفصیلات جن سے ہمارے قارئین فائدہ اٹھاتے ہوئے مختلف قسم کے جھگڑوں سے بچ سکیں۔ اور اگر خدانخواستہ انہیں عدالت تک جانا ہی پڑے تو انہیں معلوم ہو کہ طریق کار کیا ہے اور کس طرح وہ بہتر طریق پر اپنے وکیل کو بات سمجھا سکتے ہیں۔ ہم اپنے احمدی وکلاء سے امید کرتے ہیں کہ وہ الفضل کے قارئین کی یہ خدمت کرنا پسند کریں گے۔

بیرون پاکستان خریداروں کے چندہ میں اضافہ

بیرون پاکستان ڈاک کی شرحوں میں یکم فروری ۱۹۹۳ء سے جو نمایاں اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ سے ادارہ الفضل مجبور ہے کہ بیرون پاکستان خریداروں کے چندہ میں اضافہ کر دے۔ لہٰذا نئی شرح چندہ سالانہ برائے ممالک بیرون پاکستان مندرجہ ذیل ہو گی:

ملک	خطبہ نمبر	ہفتہ وار پیکٹ	روزنامہ
ایشیا، یورپ، افریقہ	۶۰۰ روپے	۲۱۰۰ روپے	۲۹۰۰ روپے
ایران، عراق، بنگلہ دیش، مصر	۳۰۰ "	۱۱۰۰ "	۱۲۰۰ "
بھارت	۳۵۰ "	۱۱۰۰ "	۱۵۰۰ "
ممالک امریکہ	۷۵۰ "	۲۸۰۰ "	۳۸۰۰ "
جنوبی امریکہ	۸۵۰ "	۳۱۰۰ "	۴۲۵۰ "

(مینیجر)

سالِ نو مبارک ہو
ہر قسم کی جائیداد، پلاٹ اور مکان کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
★ جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے با اعتماد نام ★
پراپرٹی مرکز
عزیز احمد خان ۲۔ بلال مارکیٹ ربوہ

قدیمی ـــــ شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
○ کراچی: ـــــ فون: ۴۱۳۲۲۵۱
○ لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
○ ملتان: ۷۸۱-E شاہ رکن عالم کالونی نزد پٹرول پمپ
○ منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
○ رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
○ ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون: ۵۵۸

تریاقِ اٹھرا فی ڈبی -/۱۵
نور کاجل فی شیشی -/۵
نور نظر اولاد نرینہ کیلئے فی کورس -/۶۲۵
زد جامِ عشق ۳۰ گولی -/۳۰۰
اکسیر معدہ -/۸ -/۱۵ -/۳۰
قندِ شفا نزلہ زکام دور کرنے کیلئے -/۱۰
حبّ سعال کھانسی اور خراش گلو کیلئے -/۱۰
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۱۱؍ فروری علی الصبح ہلکی دھند اور بعد ازاں ہلکے بادلوں کی وجہ سے ٹھنڈ میں قدرے اضافہ ہو گیا ہے

○ امریکی وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان دہشت گرد ملکوں میں شامل نہیں ہے۔ کانگریس میں جو سالانہ رپورٹ پیش کی گئی ہے۔ اس کے مطابق شام، عراق، لیبیا، کیوبا اور شمالی کوریا دہشت گردی کی سرپرستی کرنے والے ممالک میں شامل ہیں۔ امریکی حکام کا کہنا ہے کہ کشمیر اور پنجاب میں علیحدگی کی تحریکوں کے سلسلے میں پاکستان کی پالیسیوں پر نظر رکھی جائے گی۔ اور یہ فیصلہ کسی بھی وقت تبدیل ہو سکتا ہے۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ میں جھوٹ اور فریب کی سیاست ختم کردوں گا۔ انہوں نے سندھ کے علاقہ نوشہرو فیروز کے تعلقہ مورو کے دیہات میں مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہاریوں کو کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ اب ان سے کوئی زمینیں چھین نہیں سکے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اور نواز شریف ہاریوں کے ساتھ ہے۔ وزیراعظم زرعی ترقیاتی بنک کے چیئرمین کو ساتھ لے کر آئے اور انہیں ہاریوں کے لئے ہنگامی جذبہ کے تحت بلاسود قرضے دینے کی ہدایت کی۔

○ چکوٹھی کے علاقے میں پاکستان اور بھارت کی فوجوں کے درمیان سرحدی جھڑپ ہوئی۔ بھارتی فوج کی فائرنگ سے سکول اور کئی عمارتوں کو نقصان پہنچا اور ٹریفک میں بھی خلل پڑا۔

○ مسٹر غلام مصطفےٰ جتوئی نے کہا ہے کہ میری کوشش ہے کہ صدر اور پیپلز پارٹی کے درمیان مصالحت ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں حکومت اور پیپلز پارٹی کے مابین معاہدہ نہیں ہو سکتا۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے الزام لگایا ہے کہ ایک اہم افغان لیڈر کو قتل کرنے کے لئے ۶۵ غیر ملکی کمانڈوز پاکستان پہنچ گئے ہیں۔ ملک کی ایک ایجنسی نے انہیں سرکاری طور پر ٹھہرایا ہے۔

○ اراکین قومی اسمبلی کو ملنے والے فنڈز میں غیر مناسب تقسیم کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے پی ڈی اے کے اراکین نے اسمبلی کا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ سندھ سے فوج کی واپسی کے متعلق جلد فیصلہ کر لیا جائے گا۔

○ اسلامی مشاورتی کونسل نے حکومت کے ثقافتی پروگراموں کو اسلام سے بغاوت قرار دے دیا ہے اور کہا ہے کہ ریکارڈ شدہ اذان جائز نہیں ٹی وی کے پروگرام رات ۱۰ بجے بند کر دیئے جائیں۔

○ جنرل اسلم بیگ کی طرف سے سپریم کورٹ کو پیغام بھیجنے کی خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے آل انڈیا ریڈیو نے کہا ہے کہ بھٹو کیس میں بھی سپریم کورٹ پر دباؤ ڈالا گیا ہوگا۔

○ ریٹائرڈ جنرل عالم جان محسود نے کہا ہے کہ جنرل بیگ کے وقت میں فوج کے ہائی کمان سیاسی امور میں مداخلت کیا کرتی تھی۔

○ سندھ کے وزیراعلیٰ سید مظفر شاہ نے کہا ہے کہ سندھ میں ضمنی انتخابات کا فیصلہ رمضان المبارک کے بعد کیا جائے گا۔

○ راولپنڈی سے لاہور کی طرف جانے والی عوام ایکسپریس گوجر خان اور مندرہ کے قریب گنگریلہ ریلوے سٹیشن پر حادثے کا شکار ہو گئی۔ آخری بوگیاں پٹڑی سے اتر کر لڑھکتی چلی گئیں۔ حادثے میں ۲۵ مسافر زخمی ہو گئے۔ ۶ گھنٹے ٹریفک معطل رہی۔

○ کابل حکومت نے باغیوں کے خلاف لڑائی کا پہلا مرحلہ مکمل کر لیا۔ افغان صدر پروفیسر ربانی نے حزب اسلامی کی طرف سے صلح کی پیشکش کو رد کر کے لڑائی جاری رکھنے کا اعلان کر دیا۔

○ جماعت اسلامی کی پوری تنظیم کو از سر نو منظم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ عام آدمی سے رابطہ بڑھانے کے لئے مہم چلائی جائیگی رکنیت کی شرائط بھی نرم کی جائیں گی۔

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا
خریدنے کے لئے
نیو محمود ٹیلیویژن ۲۱۔ ہال روڈ۔ لاہور
فون ۲۵۵۴۲۲
۲۲۶۵۰۸

گھر پہ تالا پڑا ہے مدت سے
اس سے کہدو کہ اپنے گھر آئے
ڈاکٹر فہمیدہ منیر کے مجموعہ ہائے کلام
۱۔ بکھری ریت پہ چاند کی کرنیں
۲۔ پریم سندیسہ
قیمت صرف -/۷۰ روپے
ملنے کا پتہ شمیم میڈیسنز ربوہ
فون ــــ ۵۲۷

ہر قسم رنگین ۔ بلیک اینڈ وائٹ ٹی وی
ہر قسم انٹینا ز۔ ٹی وی ٹرالی۔ ٹی وی کیبنٹ
ریفریجریٹرز اور گھریلو اپلائنسز دستیاب ہیں
ٹی وی ٹاؤن
ناڑ والا چوک ۔ فیصل آباد
فون نمبر ــــ ۲۳۳۲۲

ہر سائز، ہر قسم فریج ، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے
ــ بارعایت خریدنے کے لئے ــ
عثمان الیکٹرونکس
۱۔ لنک میکلوڈ روڈ۔ لاہور
پر تشریف لائیں
فون : ۲۳۱۶۸۱، ۲۳۱۶۸۰، ۲۲۳۲۰۴

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کے مضامین کا اردو ترجمہ
سائنس اور جہان نو
قیمت -/۱۸۰ روپے
دستیاب ہے
ملنے کا پتہ : نظارت اشاعت ربوہ

فلو کیوریٹو سمیل
FLU CURATIVE SMELL
ٹیکے کی طرح تیز اثر اور عطر کی طرح بے ضرر
کھانسی، زکام، نزلہ، انفلوئنزا
چھینکوں، ناک کی بندش، گلے کی خرابی، نیز نظام تنفس کی تمام تکالیف میں دو چار بار سونگھنے سے آرام۔ ایک شیشی تمام گھر کیلئے کافی ہے۔ میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت (MONEY BACK GUARANTEE) کے ساتھ فروخت کر سکتے ہیں۔
قیمت: پاکستان میں ۔۔۔ ۲۰ روپے، ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) ۔۔۔ ۱۰ روپے
ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر $5 مع ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ)
لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔
موجد:۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر۔ آر ایم پی۔ ایم اے ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔ مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن۔
پیشکش: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل
گولبازار۔ ربوہ
فون: آفس ۷۷۱۔ کلینک ۶۰۶۔ رہائش ۶۰۷

علاج اور مشورہ کیلئے ــــ قدیمی ، شہرہ آفاق
حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
خود ملیں یا جوابی خط لکھیں پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ گوجرانوالہ

پتہ